رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۹۵

مسلمانانِ ہند کی سیاسی پالیسی

ہز ہائی نس سر آغا خاں کے ولایت سے تشریف لانے۔ اور سر فضل حسین صاحب کے باوجود صحت کی کمزوری کے حالات کی اہمیت کے پیش نظر سیاسیات ہند کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے سرکردہ مسلمان لیڈروں میں نہایت خوشگوار بیداری کے آثار نظر آرہے ہیں۔ اور دہلی میں مسلم لیڈروں کی جو کانفرنس حال میں سر آغا خان کی صدارت میں منعقد ہوئی ہے وہ اس بیداری کی نمایاں علامت ہے اس میں جہاں ہندوستان کے تمام سرکردہ مسلمان شریک ہوئے۔ وہاں نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے بلکہ ہندو مسلم تعلقات کو بہتر بنانے۔ اور ملک کی ترقی کے لئے مل کر کام کرنے کے متعلق بھی نہایت اعلےٰ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر صدر نے مسلمانانِ ہند کی سیاسی پالیسی کی جو تشریح کی اور جس کے پیش کئے جانے کے بعد مسلم کانفرنس نے سر آغا خاں پر اعتماد کی قرارداد پاس کرتے ہوئے یہ بھی طے کیا۔ کہ مسلم کانفرنس سر آغا خاں کی وضع کردہ حکمت عملی پر عمل پیرا ہوگی اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان کی ترقی اور مادر وطن کی آزادی کی خواہش کی تکمیل میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ کیونکہ مسلمان ویسے ہی ہندوستان کے باشندے ہیں۔ جیسے ان کے ہندو بھائی ہندوستان کے باشندے ہیں:۔

اس کے ساتھ ہی ہندوؤں کے اس شک کا بھی ازالہ کر دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے ملک کے مفاد پر ان ممالک کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ جہاں مسلمان آباد ہیں۔ چنانچہ بیان کیا۔ کہ:۔

"بے شک مسلمان ایک ایسے مذہب کے پابند ہیں۔ جو چند دوسرے ممالک کے باشندوں کا بھی مذہب کہلاتا ہے۔ مگر یہ امر ان کی ہندوستانیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جس طرح افغان عربوں کا تسلط گوارا نہیں کر سکتے۔ اور عرب ترکوں کی محکومی کو قبول نہیں کرنا چاہتے۔ اسی طرح ہندوستانی مسلمان کو بھی پورا قوم پرست ہندوستانی ہونا چاہیئے۔ غیر ملکی مسلمانوں سے ہمارا مذہبی اور تمدنی تعلق کسی صورت میں ہمارے قوم پرستانہ پروگرام کی مزاحمت نہیں کر سکتا"۔

اس کے بعد یہ بتاتے ہوئے کہ مسلمانوں کی پوزیشن ہندوستان میں نہایت ہی نازک ہے۔ پنجاب اور بنگال میں ان کی اکثریت محض برائے نام تسلیم کی گئی ہے۔ اور صوبہ سرحد اپنی جغرافیائی حیثیت اور اقتصادی پوزیشن کی بنا پر صوبجاتی آزادی سے کما حقہ استفادہ نہ کر سکے گا۔ کہا گیا ہے۔ کہ باوجود ان حالات کے مسلمان برادرانِ وطن کے پہلو بہ پہلو سیاسی پیش قدمی کے اصول پر قائم ہیں۔ اور ان کا نقطۂ نگاہ قوم پرستانہ ہے:۔

آخر میں ہندو مسلمانوں کے جھگڑوں۔ اور ان کے تعلقات کو کشیدہ بنانے والے مذہبی اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی پالیسی یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ

"ہر شخص اپنے عقیدہ کا مختار رہے۔ اور عقیدہ کو کسی حالت میں افتراق کا باعث نہیں بننا چاہیئے"۔

ان سب امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمان رہنماؤں نے جس فراخدلی سے ہندوستان کی ترقی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ وہ ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے۔ اور ہندو راہنماؤں کا فرض ہے۔ کہ خوشی اور مسرت کے ساتھ آگے بڑھیں۔ تاکہ ہندوستان ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے۔ اور دنیا میں عزت اور وقار حاصل کر سکے:۔

احرار کا ایک ناکام مطالبہ

"ترجمان احرار" کی کئی ایک اشاعتوں میں "ایک مرد مجاہد کی فوری ضرورت" کے عنوان سے نمایاں طور پر ایک اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"دفتر مجلس احرار اسلام کو ایک مرد مجاہد کی ضرورت ہے۔ جو ایک معلم دینیات کی تنخواہ مستقل طور پر قادیان بھیجکر مالی قربانی کرے یا ایک عالم ربانی کم از کم ایک برس کے لئے اپنے خرچ پر قادیان رہنا پسند کرے"۔

اس کا صاف طور پر جہاں یہ مطلب ہے۔ کہ احرار اس وقت تک جماعت احمدیہ کے خلاف شور و شر پیدا کر کے تبلیغ کے نام پر لوگوں سے جس قدر روپیہ وصول کر چکے ہیں۔ وہ ان کی ذاتی ملکیت بن چکا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ ان کے پاس کوئی ایک بھی ایسا آدمی نہیں ہے۔ جو کچھ لئے بغیر قادیان میں رہنے کے لئے تیار ہو سکے۔ یہ وہی قادیان ہے۔ جس کے متعلق بڑے بڑے احرار کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو مٹا دیا ہے۔ حالانکہ بیسیوں ایسے مقامات ہیں۔ جہاں احرار کی شرارتیں حد سے بڑھی ہوئی ہونے کے باوجود ہاں معزز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی ہر قسم کی تکالیف اٹھاتے ہوئے اور اپنا خرچ آپ برداشت کرتے ہوئے تبلیغ میں مصروف ہیں:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو مٹانے والی کوئی طاقت پیدا ہی نہیں ہوئی۔ مگر احرار مٹتے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ایک دن بالکل مٹ کر رہیں گے:۔

نارووال میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۲۹۔ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو نارووال میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہونا قرار پایا ہے مبلغین مرکز سے جائیں گے۔ اردگرد کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ کثرت سے شامل ہوں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس

احرار کے ایک نہایت ہی گندے اور اشتعال انگیز رسالہ کے خلاف اظہار غیظ و غضب

حکومت سے ضبطی کے مطالبہ کی شدید مخالفت

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ سے احرار کی بڑھتی ہوئی خباثت کو دور کرنے کے لئے عملی قدم اٹھانے کی درخواست

قادیان ۱۹ فروری۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں صدر نیشنل لیگ قادیان نے ایک غیر معمولی اجلاس بصدارت جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ اس غرض سے منعقد کیا۔ کہ احرار نے "مذہبی ڈاکو" کے نام سے جو نہایت ہی گندا اور اشتعال انگیز رسالہ شائع کیا ہے۔ اس کی ضبطی کا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے۔ تلاوت و نظم کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان نے جب تقریر شروع کی۔ اور اس ناپاک رسالہ کے اقتباس سنانے چاہے۔ تو جلسہ میں بے حد جوش پیدا ہو گیا۔ اور ہر طرف سے مطالبہ ہونے لگا۔ کہ ہم یہ گندے الفاظ سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ شیخ صاحب نے ہر چند کوشش کی۔ کہ وہ کچھ اقتباس سنا کر بتا سکیں۔ کہ ہم پر کس قدر ظلم کیا جا رہا ہے۔ لیکن حاضرین نے سننے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور بار بار یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ اس خباثت کے مقابلہ کے لئے جو طریق تجویز کیا گیا ہے۔ وہ پیش کیا جائے۔ ہم اس غلاظت کے پلندہ کا ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے۔

اس کے ساتھ ہی اس بات کی بھی سخت مخالفت کی گئی۔ کہ حکومت سے اس شرمناک رسالہ کی ضبطی کے لئے درخواست کی جائے۔ کیونکہ حکومت یہ سب کچھ دیکھ رہی ہے۔ اور دیدہ دانستہ آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

اس بارے میں سامعین میں اس قدر جوش تھا۔ کہ وہ ریزولیوشن کے الفاظ تک سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ آخر بمشکل ان کو اس شرط پر الفاظ سننے کے لئے آمادہ کیا گیا۔ کہ اگر وہ ان الفاظ کے ساتھ متفق نہ ہونگے۔ تو ان کو بدل دیا جائیگا۔ یا ریزولیوشن واپس لے لیا جائیگا۔ اس شرط پر جب الفاظ سنائے گئے تو سامعین نے ان کی سخت مخالفت کی۔ اور پھر یہ مطالبہ کیا۔ کہ نیشنل لیگ اس قسم کی خباثت کے انسداد کیلئے عملی قدم اُٹھائے اور اپنے زیر انتظام ایسا طریق اختیار کرے۔ جس سے اس بے حیائی اور کمینگی کا انسداد ہو سکے۔ اور ڈھیلے اینٹ کا جواب پتھر ہی ہے۔

اس پر صدر نیشنل لیگ نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا۔ اور تمام سامعین کے اتفاق رائے سے یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ ہم ممبران نیشنل لیگ صدر نیشنل لیگ قادیان کی وساطت سے آل انڈیا نیشنل لیگ کے صدر محترم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ احرار کے نہایت گندے لٹریچر اور خاص کر اس ناپاک رسالہ کا ترکی بہ ترکی جواب دینے کا انتظام کریں۔ اور اس کے لئے جو مطالبہ چاہیں۔ ہم سے کریں۔ ہم بخوشی ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد صدر نیشنل لیگ قادیان نے اعلان کیا۔ کہ وہ اس درخواست کو صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی خدمت میں پہونچا دیں گے۔

اس کے بعد جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں حکومت پنجاب کے اس رویہ پر تبصرہ کیا۔ جو اس نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ اور جلسہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

موجودہ سب پوسٹماسٹر قادیان کا احمدی پبلک کے متعلق مذموم رویہ

موجودہ سب پوسٹ ماسٹر قادیان اور اس کا ماتحت عملہ احمدی پبلک کے ساتھ جو ایک عرصہ سے نامناسب اور ناروا سلوک کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس کی ایک اور مثال درج ذیل کی جاتی ہے:۔

تھوڑا عرصہ ہوا۔ شیخ محمد اکرام صاحب دوکاندار کا لڑکا قدرت اللہ ایک بیمہ کرانے کے لئے ڈاکخانہ سے ٹکٹ لینے کے لئے گیا۔ تو ٹکٹ دینے والے کلرک نے پیش کردہ اٹھنی لینے سے انکار کر دیا۔ اور سب پوسٹ ماسٹر نے بھی اس کی حمایت کی۔ علاوہ ازیں شیخ محمد اکرام صاحب کے ساتھ ناشائستگی اور سخت کلامی سے پیش آئے۔ اس پر وہ اٹھنی سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانجات گورداسپور کے پاس بھیجکر شکایت کی گئی۔ تو سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کی اطلاع دی۔ اور شیخ محمد اکرام صاحب کو یہ بھی لکھا۔ کہ اس بارے میں آپ کو جو تکلیف ہوئی۔ اس کے متعلق بہت اظہار افسوس کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد یہ تو معلوم نہ ہوا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ڈاکخانہ کے متعلق کیا ایکشن لیا۔ لیکن شیخ محمد اکرام صاحب کو اپنے خطوط کے نہ پہونچنے کی شکایت پیدا ہو گئی۔ جس کی اطلاع انہوں نے انسپکٹر صاحب کو دیدی۔ اسی دوران میں سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے اپنے آوارہ لڑکے کی ایک شرارت پر بجائے اسے ڈانٹنے کے زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ پولیس میں رپورٹ کر دی۔ کہ شیخ محمد اکرام اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ تھی۔ کہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب کا لڑکا شیخ محمد اکرام کی دوکان کے سامنے جس میں قریباً ڈیڑھ سو مٹی کے تیل کے پیپے اور چودہ پندرہ ہزار ماچس کی ڈبیاں پڑی تھیں۔ اپنے ہمجولیوں کے ہمراہ آتشبازی چلا رہا تھا۔ جس سے اُسے آتشزدگی کے خوف سے منع کیا گیا۔ اس پر اس نے گالیاں دیں۔ اور پھر سب پوسٹ ماسٹر نے پولیس میں جا کر رپورٹ لکھا دی۔ پولیس دیر تک اس بارے میں تحقیقات کرتی رہی۔ اور جہاں تک نتائج سے ظاہر ہے۔ یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی۔ کہ رپورٹ بالکل غلط تھی۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ سب پوسٹ ماسٹر احمدی پبلک کے متعلق کس قسم کی ذہنیت رکھتا ہے۔ اور کیسے اوچھے ہتھیاروں سے کام لے رہا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ افسران ڈاکخانہ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں۔ اور یہ سب باتیں نظر انداز کئے جا رہے ہیں۔

مولوی اللہ دتا صاحب مبلغ بلاد عربیہ کی حیفا سے روانگی

مخلص احباب سے علیحدگی کا رقت انگیز نظارہ!

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

میں نے ۱۰ فروری ۱۹۳۶ء کو بلاد عربیہ کے احمدیہ مشن کا چارج مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کو دیدیا ہے۔ اسی دن ۲½ بجے بعد دوپہر کبابیر سے روانہ ہوا۔ احباب جماعت نے مجھے اور میں نے انہیں پُر محبت الوداع کہا۔ شاید ہی کوئی آنکھ تھی۔ جو آنسوؤں سے لبریز نہ تھی۔ حیفا میں مولوی محمد سلیم صاحب کو خدا حافظ کہتے ہوئے روانہ ہوا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بھائی کو خدمت دین کی بہترین توفیق عطا فرمائے۔ اخویم السید محمد صالح اور السید عبد القادر صالح طبریہ تک میرے ساتھ آئے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلص محبوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ برادرم السید منیر افندی الحصنی دمشق تک میرے ساتھ آئے۔ رات

لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ

احمدی خواتین قادیان کی ایک سالہ دینی خدمات کا مختصر ذکر

۱

سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان (حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) نے مندرجہ ذیل رپورٹ لجنہ کی سالانہ کارگزاری کے متعلق نظارت ہذا میں بھیجی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ اپنے اندر تمام جماعت ہائے احمدیہ کے لئے نیک نمونہ کی نیک تحریکات کا قابل رشک سامان رکھتی ہے۔ اس لئے کارکنانِ جماعت ہائے احمدیہ کے پڑھنے کے لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔ اگر انسان معمولی سی بھی توجہ کرے۔ تو اس کے لمحاتِ زندگی بہترین صورت میں مفادِ ملت کے لئے نیک نتائج کے ساتھ بآسانی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان ؛

شکر الٰہی

اس قادرِ مطلق کا شکر ادا کرتے ہوئے جس نے مجھے پھر اس قابل بنایا۔ کہ میں بہنوں کے سامنے لجنہ اماء اللہ قادیان کی وہ یک سالہ کارگزاری پیش کروں۔ جسے انہوں نے خلوصِ دل سے اپنا فرض سمجھ کر سرانجام دیا ہے۔ اور اپنے مولا۔ اور اپنے امام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جہاں تک ہو سکا۔ اس میں سعی کی ہے اس کا ذکر کرنا بطور شکریہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول کے مطابق ہے۔ من لا یشکر النّاس لا یشکر اللّٰہ۔ گو بادی النظر میں یہ کوئی ایسا نمایاں کام نہیں ہے۔ تاہم طبقہ نسواں کے لئے جسے اپنے خانگی کاموں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ ان کے لئے یہ کام کوئی چھوٹا کام نہیں۔ دُنیا میں سکیمیں بہت بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح انجمنیں بھی بہت قائم ہوتی ہیں مگر عملی کارروائیاں بہت کم نظر آتی ہیں۔ لہٰذا میں بموجب حکم خداوندی لئن شکرتم لازیدنکم۔ وہ کام پیش کرتی ہوں۔ جو کہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے سال بھر میں سرانجام دیئے ؛

عہدہ داران لجنہ

اس سال چند مجبوریوں کی وجہ سے خاکسار کچھ مدت کے لئے رخصت پر رہی۔ اور میری جگہ ایک پُرجوش لڑکی عظمت خاتون کام کرتی رہی۔ جو سردار کرم داد خان صاحب کی لڑکی تھی اور جس کی بے وقت موت نے لجنہ اماء اللہ کے سرگرم ممبروں میں کمی واقعہ کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے فرائض کو خوب سمجھ کر ادا کرتی رہی اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اسے اعلےٰ سے اعلےٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین۔ لجنہ اماء اللہ کی مستقل پریزیڈنٹ حضرت محترمہ اُم مرزا ناصر احمد ہیں بعض اوقات جب محترمہ کسی مجبوری کی وجہ سے چھٹی پر ہوں۔ تو استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم ان کی جگہ کام کرتی ہیں۔ محترمہ موصوفہ اپنے اس فرض کو نہایت احسن طریقہ پر سرانجام دیتی رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس کا اچھے سے اچھا بدلہ عطا فرمائے اور آئندہ بھی بیش از بیش خدمات دینے کی توفیق عطا کرے ؛

تعدادِ ممبرات

امسال لجنۂ اماء اللہ قادیان کی ممبرات کی تعداد بفضلِ خدا ۵۰۰ سے کچھ زائد ہو گئی ہے جن میں سے کافی تعداد میں خواتین کام کے لحاظ سے بہت قابل اور محنتی ہیں۔ شوق اور اخلاص کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ وقت کی قربانی۔ اور مالی قربانی میں خدا کے فضل سے ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں اکثر حصہ ممبرات کا ۲۴ گھنٹے اپنے فرائض ادا کرتا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے ؛

اجلاس

لجنہ کا اجلاس حسب معمول ہفتہ میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گاہے گاہے غیر معمولی اجلاس بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس سال فتنہ احرار کی وجہ سے عورتوں کے اپنے گھروں سے باہر جانے پر کچھ پابندیاں عائد تھیں۔ لہٰذا کچھ دنوں کے لئے ۱۵ دن کے بعد اجلاس کرنا پڑتا تھا۔ تاہم کل تعداد اجلاسوں کی ۴۲ ہوئی۔ جن میں ۲۶۲۔ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور ممبرات لجنہ ان پر عمل پیرا ہوئیں ؛

تعلیم و تربیت

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لجنہ کے زیر اہتمام ہر ماہ کی دس تاریخ جلسہ ہوتا رہا مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ مقامی نظارت تعلیم و تربیت کی ہدایت کے ماتحت تربیت کی مختلف ضرورتوں اور شقوں پر تقریر فرماتے رہے۔ نیز ممبرات لجنہ اور دوسری لڑکیاں بھی مختلف موضوعات پر تقریریں کرتی ہیں۔ رسوم کی اصلاح کے لئے ہر ہفتہ کے دن حضرت امیر المومنین کے درس قرآن مجید سے پہلے یا بعد تجاویز لجنہ اماء اللہ قادیان عورتوں کو سنائی جاتیں۔ اور اس طرح خطبہ جمعہ اجلاس میں سنایا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ احمدی مستورات اصلاح اور ترقی کی طرف بسرعت قدم بڑھا رہی ہیں ؛

برقعہ کے متعلق گزشتہ دو سالوں سے تدابیر سوچی جا رہی تھیں۔ اس کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ فراک نما۔ یا ڈھیلا کوٹ نما برقعہ سیاہ رنگ کا بنایا جائے۔ اس کے سوا کسی رنگ کا برقعہ بنانے کی اجازت نہیں۔ البتہ معذوروں کے لئے سفید سادہ برقعہ جو آگے سے سی دیا گیا ہو۔ اور یہ اجازت صرف اُن کے لئے ہے۔ جو کہ بہت عمر رسیدہ ہوں۔ اور ایک لحاظ سے پردہ ان کے لئے ضروری بھی نہیں۔

تبلیغی کام

سال زیر رپورٹ میں گزشتہ سالوں کی طرح سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ قادیان منعقد ہوا۔ جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس کے علاوہ سلور جوبلی ملکِ معظم پر ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو بڑے پیمانہ پر جلسہ کیا گیا۔ اور شام کو زیر اہتمام لجنۂ اماء اللہ مسجد نصرت گرلز سکول۔ نور ہسپتال۔ دفتر لجنہ اماء اللہ میں چراغاں کیا گیا۔ جوبلی فنڈ کی رقم جو صرف ممبرات لجنہ نے ادا کی۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی ؛

نصرت گرلز سکول میں دینیات اور مجموعی نمبروں میں اول و دوم رہنے والی طالبات کو تقسیم انعام کا ایک جلسہ کیا گیا۔ اور ۳۲ انعامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی صورت میں دیئے گئے۔ اس دفعہ یوم تبلیغ پر صرف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور گھروں میں جا کر تبلیغ نہیں کی گئی۔ کیونکہ احرار کی شورش کی وجہ سے باہر جانا منع تھا۔ اسی طرح سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسہ پر سولہ روپے چھ آنے کے ٹریکٹ اور الفضل اور مصباح تقسیم کیا گیا ؛

دستکاری و صنعت

بے کاری کو دُور کرنے کے لئے، قوم کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے۔ اور نیکیوں میں مقابلے کی رُوح پیدا کرنے کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ گھر بیٹھے اشاعت اسلام میں حصہ لینے کے لئے۔ جیسا کہ بہنوں کو معلوم ہے۔ لجنہ نے کئی سالوں سے نمائش دستکاری قائم کر رکھی ہے شروع شروع میں تو مختلف شہر مثلاً لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ لدھیانہ۔ پانی پت کرنال۔ بٹالہ۔ شجاع پور۔ حیدرآباد دکن۔ سماٹرا گوجرانوالہ۔ ہوشیارپور۔ مظفر گڑھ کی احمدی خواتین حصہ لیتی رہیں۔ مگر افسوس کہ سال زیر رپورٹ۔ اور اس سے پہلے سال ان میں سے شاذ ہی کسی نے حصہ لیا۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں۔ کہ احمدی مستورات ایک ایسے کام کو جس سے ان کے دونوں جہان سنورتے ہیں چھوڑ دیں۔ ہر سال مجھے توقع ہوتی ہے۔ کہ اس سال دستکاری کی بہت اچھی نمائش ہوگی۔ مگر باوجود یاددہانی کے نتیجہ معکوس نظر آتا ہے۔ کیا آپ کو اپنا فرض یاد نہیں رہتا۔ یا اگر کوئی اور وجہ ہے تو پھر اس خاموشی سے کام نہیں چل سکے گا۔ بلکہ آپ کو بتانا پڑے گا۔ تاکہ اس کا مداوا ہو سکے۔ میں اس معاملہ میں آپ سے فرداً فرداً سوال کرتی ہوں۔

محترم خواتین !۔ خدا تعالےٰ کے کام کبھی نہیں رُک سکتے۔ وہ ضرور پورے ہوتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ خدا تعالےٰ کو ہمارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو خزانوں کا مالک ہے۔ مگر وہ ہمارے ایمان۔ اور محبت اور کوشش کو دیکھتا ہے۔ میری محترم بہنو! انشاء اللہ تعالےٰ وہ زمانہ بہت نزدیک ہے جبکہ ان چند پیسوں کی وہ قدر و قیمت ہوگی۔ جو لاکھوں روپوں کی بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا آپ اس سنہری زمانہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ہر ایک قوم ترقی کی طرف جا رہی ہے۔ آپ بھی ترقی کی راہوں پر جن پر کہ تمہارے امام نے تم کو لا کر کھڑا کر دیا ہے دیکھ بھال کر چلو۔ عیسائی عورتوں کی طرف سے دستکاری سے ایک کثیر رقم مشن کو دی جاتی ہے۔

آپ، تو خدا کے فضل سے اس جماعت کی خواتین ہیں۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹ مطالبات میں سے ایک مطالبہ بیکاری کو دور کرنے کا بھی ہے۔ لہذا آپ اس مطالبہ پر لبیک کہتی ہوئی اپنی دستکاری کی نمائش کو بہت بلند پایہ پر قائم کیجئے۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ بہنیں میری اس بات پر ضرور توجہ کریں گی ؛

امداد غرباء

لجنہ کا ایک کام غربا اور یتامیٰ کی امداد ہے۔ سو الحمد للہ کہ یہ کام بھی خیر و خوبی سے انجام پا رہا ہے۔ سال زیر رپورٹ میں بہت سی غریب عورتوں اور بچوں کی لجنہ کی طرف سے حتی المقدور امداد کی گئی۔ اس کے علاوہ معمول کے طور پر ہر تین ماہ کے بعد خورد سال یتامیٰ کو دعوت دی جاتی ہے۔ جس کا تمام کام ممبرات لجنہ خود اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں۔ دوسرے رنگ میں بھی مناسب مالی امداد کی جاتی ہے۔ اس سال ایک لڑکی کو جو کہ مالا بار کی ہے۔ اور یتیم ہے تعلیمی اخراجات دیئے جا رہے ہیں۔ سردی سے بچنے کے لئے لحاف و توشکیں بھی غربا کو دی گئیں ایک غریب یتیم لڑکے کی تکمیل تعلیم کے لئے کسی قدر نقدی سے امداد کی گئی۔ ایک بہن کو جو قرضہ حسنہ کی خواہشمند تھی۔ سودی قرضہ سے نجات دلانے کے لئے قرض حسنہ دیا گیا۔

تحریک جدید

تحریک جدید کا چندہ گذشتہ سال خدا کے فضل سے ۳۲۵ ہوا ہے۔ اور اس سال ۵۵۰ کے وعدے ہیں۔ جس میں سے کچھ نقد بھی وصول ہوا ہے۔ قادیان کی مستورات نے جس فراخ دلی سے تحریک جدید کے شعبوں میں حصہ لیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اور بیرونی احمدی مستورات میں حالانکہ ان کے لئے بہت سی سہولتیں بھی ہیں پھر بھی وہ رنگ نظر نہیں آتا ؛

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ اپنی ۲۲ جنوری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سواحلی زبان میں ایک رسالہ بنام Mapenzi ya Mungu شائع کیا گیا۔ یہ پہلا نمبر ہے جو ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اس میں ایک عیسائی کی کتاب کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ اور تمام جماعتوں میں بھجوایا گیا ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں نے اسے نہایت شوق سے حاصل کیا۔ اور اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی ؛

سواحلی رسالہ کا دوسرا نمبر پریس میں دے دیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ بھی جلد تیار ہو کر تقسیم کیا جائیگا۔ اس رسالہ میں اور مضامین کے علاوہ اناجیل کی رو سے عقیدہ الوہیت مسیح کا بطلان کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اور بہت سا لٹریچر بغرض تبلیغ مختلف لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ نیز مختلف ممالک کو جانے والے نو جہازوں پر تبلیغی لٹریچر جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب اور اخبارات بھی شامل ہیں رکھا گیا۔ عرصہ زیر تبصرہ میں ایک سو کے قریب اصحاب سے جن میں بہت سے معززین ہیں ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی گئی۔ یکم جنوری سے ۲۲ جنوری تک روزانہ قرآن مجید حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتا رہا ہوں۔ خدا کے فضل سے جماعت نہایت محبت و مودت اخلاص اور اتحاد کے ساتھ فرائض کو بجا لا رہی ہے۔

بابو محمد عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ ممباسہ کو سال نو کے موقعہ پر M.B.E. کا خطاب ملا ہے۔ آپ مشرقی افریقہ کے پہلے احمدی ہیں۔ جنہیں ملک معظم کی طرف سے یہ اعزاز دیا گیا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک دعوت چائے دی گئی۔ جس میں ایک سو کے قریب مختلف طبقات کے معززین شامل تھے۔ شیخ صالح محمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ نے انگریزی میں ایڈریس پڑھا۔ بورڈ ممبر نے جو یورپین ہیں۔ اس موقعہ پر تقریر کی۔ اور کہا۔ جماعت احمدیہ کی خصوصیات میں سے ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ وہ امن پسند اور قانون کی پابند ہے۔

عرصہ زیر تبصرہ میں اخبارات The Young Tanganika، The Daily Coast Guardian، The Kanya Daily Mail Mombasa، The Uganda Herald، The Daily Mombasa Times نے ہمارے مضامین یا ہمارے متعلق مقالات شائع کئے ؛

جماعت ہائے احمدیہ یوگنڈا نیروبی اور ٹانگانیکا بھی نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہیں۔ نیروبی میں میری عدم موجودگی میں مکرمی سید محمود اللہ شاہ صاحب درس قرآن مجید دیتے ہیں۔ اخبار یوگنڈا ہیرلڈ نے مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق لاہور ہائی کورٹ کا تمام فیصلہ شائع کیا ہے ؛

کواپریٹو سوسائٹیز گورداسپور کے

اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب کے خلاف فتنہ انگیزی

ہم اخبار "دور جدید" لاہور کی ایک اشاعت میں یہ واضح کر چکے ہیں۔ کہ بعض فتنہ پرداز اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب کواپریٹو سوسائٹیز گورداسپور سے اپنی ناجائز اور ذاتی اغراض کو پورا ہوتا نہ دیکھ کر صاحب موصوف کو اپنی فتنہ پردازی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے چودھری اللہ رکھا صاحب پریذیڈنٹ بھاڑمہ یونین لمیٹڈ نے یونین کے ۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء کے اجلاس دائر گران میں ہی یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ بعض فتنہ پرداز صاحب موصوف کے خلاف ضرور شور برپا کریں گے۔ چنانچہ اس کے مطابق اب شور برپا ہو رہا ہے۔ ہم رجسٹرار صاحب بہادر کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں۔ کہ وہ ملازمین جو غریب و بے کس زمینداروں کے ساتھ نہایت تحکم سے پیش آتے ہیں۔ جب بھی افسران بالا انہیں ایسی فروگذاشتوں کی وجہ سے تنبیہ کرتے ہیں۔ وہ فوراً فرقہ وارانہ سوال پیدا کر کے اپنے نقائص کی پردہ پوشی کرانا چاہتے ہیں۔

اسی رنگ میں اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب بہادر گورداسپور کے خلاف وہ فرقہ واری کا سوال اٹھا رہے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے بعض ملازمین ایسے ہیں۔ جو اپنے آپ کو دوسرے پر ترجیح دینا چاہتے ہیں۔ اور تنخواہوں میں ہر وقت ترقیات کے خواہاں ہیں۔ لیکن کام کچھ نہیں کر سکتے۔ صرف فرضی کارروائیوں سے افسران بالا کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ پھر بعض وہ ہیں۔ جو محکمہ کے ملازمین تو نہیں۔ لیکن وہ اپنے آپ کو محکمہ کا کرتا دھرتا سمجھتے ہیں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے روپے کو مال غنیمت سمجھ کر ہضم کر چکے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان سے کسی قسم کی باز پرس نہ ہو۔ لیکن کیا ایک عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے والا افسر ان کی ان چالاکیوں اور ہوشیاریوں کو جن کی وجہ سے یہ دوسرے اشخاص کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں دیکھتا رہے گا۔ انصاف چاہتا ہے۔ کہ ایسے اشخاص کے خلاف فوراً مناسب کارروائی کی جائے۔ اور ایسے اشخاص کو جو کہ محکمہ میں فتنہ برپا کر رہے ہیں۔ جلد ان کی حرکتوں سے روکا جائے ؛

اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب بہادر موصوف کے خلاف انہی دو طبقوں کے تین چار اشخاص شور مچا رہے ہیں۔ لیکن ضلع گورداسپور کا سمجھدار طبقہ ان کی غیر شریفانہ حرکات کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اسسٹنٹ رجسٹرار بہادر گورداسپور کبھی فرقہ داری کے جذبات سے متاثر نہیں ہوئے۔ آپ ہمیشہ ہندو مسلم کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں۔ ہاں فتنہ پرداز خواہ کوئی ہوں آپ انہیں برا سمجھتے ہیں۔

خاکسار مرید احمد قریشی سکرٹری بھاڑمہ یونین لمیٹڈ

ملا عنایت اللہ احراری کا رسول پاکؐ پر شرمناک حملہ

انجمن اشاعت اسلام کمبریاں نے جماعت احمدیہ کے بڑھتے ہوئے اثر کو دیکھکر مشہور بدزبان ملا عنایت اللہ احراری امام مسجد قادیان کو کمبریاں میں ہرزہ سرائی کے لئے ۱۳ ماہ حال کو بلایا۔ اور ۱۴ فروری بروز جمعہ ملا مذکور نے تقریر کرتے ہوئے حسب عادت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے کا بے سروپا اتہام لگایا۔ اور پھر خبث باطن سے مجبور ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس رنگ میں بدزبانی کی۔ کہ جس کی زد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑتی ہے۔ اور اس طرح وہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کا مرتکب ہوا۔

ملا مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بکواس کرتے ہوئے کہا "مرزا صاحب کا پچاس سال کی عمر میں ایک لڑکی سے شادی کرنے کی خواہش کرنا (نعوذ باللہ) بدمعاشوں کا سا کام ہے۔ اور یہ کہ مرزا صاحب محمدی بیگم کے باپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ مجھے اپنی لڑکی دیں۔ یہ کوئی نبیوں کا کام ہے۔ یہ تو بدمعاشوں کا (نعوذ باللہ) کام ہے۔"

اس بدذات ملا نے یہ کہنے کو تو کہدیا۔ مگر اتنا نہ خیال کیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر در اصل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے سردار۔ تمام انبیاء کے سرتاج اور خاتم المرسلین کی ہتک کا مرتکب ہو رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے واقف ہر شخص جانتا ہے۔ کہ آپ نے سنہ ۲ ہجری میں جبکہ حضور کی عمر پچپن سال سے کسی صورت میں کم نہ تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح فرمایا۔ اس وقت حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر بارہ سال سے متجاوز نہ تھی۔ بلکہ بعض مورخین تو نو سال کی عمر بتلاتے ہیں۔ اب میں ملا مذکور سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اس نے جو حملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے۔ اس کی زد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑتی ہے یا نہیں۔

افسوس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عناد اور مخالفت میں اس بدباطن ملا نے سمجھ اور عقل کو بالکل خیرباد کہہ دیا۔ اگر ملا مذکور کے دل میں رائی کے برابر بھی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت ہوتی۔ تو ایسی واہیات بکواس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہ کرتا۔

(خاکسار ستار بخش۔ ایم۔ اے۔ امیر المجاہدین حلقہ کمبریاں)

مسٹر مظہر علی کے متعلق حکومت کی خاموشی کے کیا معنی

سر فیروز خاں صاحب نون کے متعلق مسٹر مظہر علی کے بیان کی حکومت کی طرف سے تردید اور اس کے جواب میں مسٹر مظہر علی کے اعلان پر تبصرہ کرتا ہوا روزنامہ اخبار "ہندو" (۱۷ فروری) لکھتا ہے:۔

اس قسم کے بیان اور جوابی بیان سے یہ اہم ترین معاملہ ختم نہیں ہوسکتا۔ حکومت کے ذمہ دار رکن وزیر تعلیم پر حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی انگیخت کا الزام ہے۔ مولانا مظہر علی اپنے لفظوں پر مصر ہیں۔ اپنی پوزیشن پر قائم ہیں۔ اگر گورنمنٹ مولانا صاحب کو قصوروار سمجھتی ہے۔ تو ان کے خلاف مقدمہ دائر کرے۔ اور باقاعدہ ثبوت بہم پہنچائے مولانا صاحب کے بیانات ایک طبقہ کے اندر شکوک اور شبہات پیدا کردے گا۔ سر فیروز خاں نون کے خلاف مولانا صاحب کا الزام معمولی الزام نہیں۔ گورنمنٹ کے اعلان پر بھی جب مولانا مظہر علی ایک بیان دے دیتے ہیں۔ اور حکومت خاموش ہے۔ تو اس کے کیا معنی؟

ملا عنایت اللہ احراری کا مناظرہ سے فرار

ملا عنایت اللہ نے ۱۵ فروری کو موضع مہت پور میں جاکر مناظرہ کا چیلنج دیا۔ لیکن جب ہمارا اس چیلنج کی منظوری کا جواب اس کے پاس پہونچا۔ تو بغلیں جھانکنے اور حیلہ وبہانہ ڈھونڈنے لگا۔ اور آخر کار جواب دینے سے بھی چپ سادھ لی۔ جو خط وکتابت اس سلسلہ میں فریقین کے مابین ہوئی ہے۔ وہ من وعن پیش کیجاتی ہے

ملا مذکور نے مندرجہ ذیل چیلنج ہمیں بھیجا۔

اگر جماعت مرزائیہ قادیان مرزا غلام احمد کے دعاوی کو سچا سمجھتی ہے۔ تو ذمہ وارانہ طور پر فیصلہ کرنے کیلئے میں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ جس مسئلہ پر چاہیں جب چاہیں اور جہاں چاہیں مناظرہ کرلیں لیکن ضروری شرط یہ ہے۔ کہ گفتگو فیصلہ ذمہ وارانہ اور فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہو۔

عنایت اللہ انچارج دفتر احرار اسلام۔ قادیان

اس کا حسب ذیل جواب ہماری طرف سے دیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب مولوی عنایت اللہ صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا ایک رقعہ محررہ ۱۵ فروری موصول ہوا۔ اس میں آپ نے کسی خاص آدمی کو ایڈریس نہیں کیا ہے بلکہ آپ نے جماعت مرزائیہ قادیان کو جس مسئلہ پر اور جب چاہیں "مناظرہ کرنیکا چیلنج دیا ہے۔ کیا اس سے آپ کی مراد جماعت احمدیہ قادیان ہے۔ یا جماعت احمدیہ کمبریاں۔ اگر آپ جماعت احمدیہ قادیان سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہاں جاکر شرائط طے کرکے مناظرہ کرلیں۔ لیکن اگر آپ جماعت احمدیہ کمبریاں کو چیلنج دیتے ہیں۔ تو آپ مقامی اشخاص مثلاً چوہدری خوشحال محمد خاں ذیلدار ورئیس کمبریاں وچوہدری غلام حسین رئیس کمبریاں وغیرہم کو حفظ امن کا ذمہ دار بناکر انکی طرف سے کوئی نمائندہ شرائط طے کرنے کیلئے بھیجدیں ہم مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن مقامی ذمہ وار اشخاص کی تحریر ہمارے پاس ضرور شرائط کے تصفیہ سے قبل موجود ہونی چاہئے۔ نیز عرض ہے۔ کہ مزید خط وکتابت مقامی ذمہ وار اشخاص کی طرف سے جنکا ذکر اوپر آچکا ہے ہونی چاہئے۔ اور اقرار نامہ اس امر کا کہ وہ اشخاص حفظ امن کے ذمہ وار ہونگے۔ ہمارے پاس جلد از جلد موصول ہوجانا چاہئے۔ مکرر آنکہ مناظرہ تحریری ہوگا۔ اور بعد میں شائع ہوجانا چاہئے۔ (خاکسار ستار بخش ایم۔ اے۔ امیر المجاہدین کمبریاں)

اس کا جواب ملا صاحب نے یہ دیا:۔

جناب عبدالستار صاحب ایم۔ اے۔ السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ آپ نے شاید میری تحریر کو غور سے نہیں پڑھا اگر غور فرماتے۔ تو یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا۔ کہ چیلنج کس جماعت کو دیا ہے۔ جناب میں نے ذمہ وار مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ جو مرکز سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کو پھر دوبارہ چیلنج کرتا ہوں۔ حفظ امن کا ذمہ وار ہوں لیکن آپ مہربانی فرماکر اپنی گفتگو کے ذمہ وار ہونے کی تصدیق فرمادیں۔ مکرر عرض ہے۔ کہ اپنی گفتگو کو ذمہ وار اور فیصلہ کن بناؤ۔ اس وقت آپ اسکو ذمہ وار نہیں کہہ سکتے۔ جبتک خلیفہ صاحب کی طرف سے باقاعدہ تصدیق نہ ہو۔ میری تحریر کو غور سے پڑھو اور سلسلہ جنبانی کی کوشش کرو۔ اور بار بار رقعوں سے مجھے پریشان نہ کرو اور خود بھی تکلیف نہ اٹھاؤ۔ (النواٹ) آئندہ خط وکتابت جناب حکیم فضل الرحیم صاحب کے نام پر کریں۔

(عنایت اللہ انچارج دفتر مجلس احرار اسلام قادیان)

اس میں ملا مذکور نے حکیم فضل الرحیم صاحب کو پیش کرکے اپنے لئے راہ فرار نکالی۔ اس کا جواب ہم نے حسب ذیل دیا

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک جدید سال دوم

(پر)

بیرون ہند کی جماعتوں کے شاندار وعدے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید کے بارے میں بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے بیشتر حصہ کے وعدے آچکے ہیں۔ اور ابھی ان کے وعدوں کے لئے ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک میعاد باقی ہے۔ امید ہے کہ باقی جماعتوں کے وعدے بھی ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائیں گے۔ ذیل کی جماعتوں کے وعدے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔

(۱) جماعت آبادان۔ اس جماعت کے امیر مرزا برکت علی صاحب خصوصیت سے تن دہی اور خاص دلچسپی کے ساتھ کام سرانجام دیتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ گذشتہ سال کا وعدہ ان اصحاب کا پورا ہو چکا ہے۔ جناب رستم خان صاحب -/۲۰۰ میر مہدی حسین صاحب -/۷ بابو محمد رفیق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ -/۱۲۰ شیخ حبیب اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ -/۴۰ میاں احمد گل صاحب -/۲۵ مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت -/۳۳۰ امۃ الرحیم خانم صاحبہ اہلیہ مرزا برکت علی صاحب -/۱۷ اس جماعت میں سے دو اصحاب ہندوستان آگئے۔ اور ایک فوت ہو چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون باقی احباب کے وعدے سال دوم کی تحریک میں سوائے ڈیوڑھے بلکہ دوگنے ہیں اور رقم موعودہ ۱۰۰۰ ہے۔

(۲) ڈاکٹر فیروز الدین صاحب ایران سے لکھتے ہیں۔ تحریک جدید سال دوم کے لئے میں خود پہلے ہی طیار تھا۔ لیکن اب حضور کی تحریک بھی آچکی ہے۔ دل میں تڑپ ہے۔ کہ بیش از بیش حصہ لینے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ فروری ۱۹۳۶ء تک انشاء اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل رقم پیش کروں گا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے	۱۰۱
خاکسار کی طرف سے	۱۰۱
اہلیہ کی طرف سے	۱۱
احمدی غرباء کی طرف سے	۱۱
	۲۲۴

ڈاکٹر صاحب نے گذشتہ سال ایک سو یکمشت داخل کیا تھا۔

(۳) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب نے ایران سے گذشتہ سال ۵۰ کی رقم یکمشت دی تھی۔ اس سال کے لئے -/۶۰ ایک مشت یا دو قسطوں میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(۴)۔ سید عبد الرحمن صاحب امریکہ نے گذشتہ سال -/۱۲۰ ڈالر یکمشت ادا کئے تھے اس سال کے لئے -/۱۵۰ ڈالر یا -/۴۷۵ روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

(۵) جماعت بغداد کا گذشتہ سال کا وعدہ حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب کا -/۵۰ مرزا فتح محمد صاحب -/۱۰ چوہدری رحیم داد صاحب -/۱۰ قریشی محمد اقبال صاحب -/۱۰ بابو معراج الدین صاحب معہ اہلیہ خود -/۵۵ تھا۔ جو یکمشت ادا ہو چکا ہے۔ سال دوم کا وعدہ -/۱۵۳ ہے۔

(۶) جماعت کولمبو کے احباب کی فہرست آئندہ سال کے لئے -/۲۲۴ کی ہے۔

(۷) لنڈن سے حافظ مرزا میاں ناصر احمد صاحب سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھتے ہیں میں نے پچھلے خط میں اس سال کی تحریک جدید میں ساٹھ روپیہ چندہ پیش کیا تھا۔ یہ خط میں نے تحریک جدید کے ہونے سے پہلے لکھا تھا۔ اور مجھے علم نہ تھا۔ کہ اس سال زیادہ روپیہ کی ضرورت ہے سو اب میں نوے روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مرزا مظفر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

تحریک جدید میں میں نے گذشتہ سال سے سوایا چندہ اس سال دینے کا وعدہ کیا تھا۔ یہ وعدہ اپنے پہلے خط میں حضور کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں۔ اس ہفتہ کی ڈاک میں حضور کا خطبہ الفضل میں پڑھا۔ میں نے اب اپنا چندہ زیادہ کر دیا ہے۔ گذشتہ سال تیس روپے دیئے تھے۔ اس سال میں انشاء اللہ تعالیٰ پچاس روپیہ دوں گا۔

جن جماعتوں یا افراد کے وعدے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ یا جن تک تحریک نہیں پہنچی امید ہے کہ کارکنان ان کے وعدوں کی فہرست بھی سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ۳۱ مارچ تک بھیج دیں گے۔ اور جن احباب کرام نے اپنے وعدے پیش کر دیئے ہیں۔ ان سے یہ گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم جہاں تک ممکن ہو سکے۔ جلد ارسال فرمائیں۔

بیرون ہند اور ہندوستان کی جماعتوں کو یاد رہے کہ رقم ارسال کرتے وقت اسم وار فہرست ضرور دیا کریں۔ تا رقم ادا کرنے والے مخلصین کے نام سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو سکیں۔ اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی جا سکے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی عائد کردہ ذمہ واری

نمائندگان جماعت احمدیہ کو یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ واری عائد کی گئی تھی۔ کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم تین نئے احمدی سلسلہ میں داخل کرے گا۔ اور احباب نے کھڑے ہو کر اس عائد کردہ ذمہ واری کو قبول کرتے ہوئے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اسے بجا لائیں گے۔ گذشتہ سال ۱۸ احباب نے نظارت دعوت و تبلیغ کو اطلاع دی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ۸۸ نئے احمدی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اب پھر مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اور تقریباً دو ماہ باقی ہیں۔ اس لئے احباب کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس عرصے میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے نتائج سے اطلاع دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

آنریری انسپکٹران ضلع گورداسپور

نام آنریری انسپکٹران	سکونت	حلقہ متعلقہ
ماسٹر سکندر علی صاحب	بھینی	سیکھواں۔ تلونڈی جھنگلاں۔ ہرسیاں۔ پیر دشاہ۔ دیال گڑھ۔ بگا۔ لوہ چک۔
قاضی عظیم اللہ صاحب	فیض اللہ چک	بازید چک۔ بھیل چک۔ تخت غلام نبی
شیخ ظہور احمد صاحب	دھر مکوٹ بگہ	ونجواں۔ خان فتح۔ قلعہ لال سنگھ۔
چوہدری مولاداد خان صاحب	سارچور	پاروال۔ لنگروال۔ علی وال۔
مولوی عبد العزیز صاحب	ہرڈروال	لودی ننگل۔ تیجہ کلاں۔ تلونڈی راماں۔ چھیٹہ۔ دھرم کوٹ رندھاوا
مرزا مبارک بیگ صاحب	کلانور	کلانور۔ اٹھوال۔ شاہ پور۔ وڈالہ بانگر۔ شکار پور۔ بہلول پور۔ تیڑ۔ ڈیرہ بابا نانک۔ میادی شیرا۔
مولوی چراغ الدین صاحب	گورداسپور	اوجلہ۔ غزنی پور۔ گورداسپور۔ لمین کراں۔ طالب پور پھنگواں۔ بھابڑہ۔ پٹھان کوٹ۔
عنایت محمد صاحب	عالمہ	کاہنووان۔ سٹھیالی۔ کوٹلی افغاناں۔ جاگووال بیٹ۔ بھینی میلوان
چوہدری بدر الدین صاحب		پھیروچیچی۔ بیری۔ بگول۔ گھوڑے واہ۔ بھینی کھادر۔
ماسٹر سکندر علی صاحب	قادیان	بسراواں۔ ٹھیکری والہ۔ کوٹ سوہل۔ ڈلہ۔
شیخ عبد الغنی صاحب	مارسی بچیاں	مارسی بچیاں۔ سری گوبند پور۔ چوہدری والہ۔ ماننیاں۔ بٹالہ۔

(ناظر بیت المال)

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کیلئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائینگے۔ ان سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اسکے کیا سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کرکے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے ؛

سائز		قسم	قیمت
سائز	½۹ تا ۱۱	سادہ ٹسر	۳؍ ، ۴؍ ، ۵؍ ، ۶؍
؍؍	۸ تا ۹	؍؍	۲؍ ، ۴؍ ، ۵؍ ، ۵؍
؍؍	۸ تا ۹	ڈیزائن دار	۶؍
؍؍	½۹ تا ۱۱	اونی	۱۲؍
؍؍	۸ تا ۹	؍؍	۸؍

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا

جنرل مینیجر

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

متعدد تکلیف دہ امراض کے لئے

عرق نور (رجسٹرڈ)

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھتی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک کمزوری مثانہ۔ یرقان دائمی قبض۔ پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو تو اس کے لئے

عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا

عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۱۲؍ مکمل خوراک ۱؍ علاوہ محصولڈاک

دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب کریں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور
قادیان (پنجاب)

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنیکی شکایت ہو تو

ذیابطول استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں (خواہ کسی سبب سے ہوں) تو وہ

نیو لائف گولیاں استعمال کریں۔ جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں جملہ ادویات منگوانیکا پتہ

اکسیر گھر۔ امرتسر چوک باباٹل

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۸ فروری۔ آج دارالعوام میں سندھ اور اڑیسہ کی علیحدگی کے احکامات بغیر کسی قسم کی بحث و تمحیص کے منظور ہو گئے۔

بمبئی ۱۸ فروری۔ آج صبح سر ڈین شا واچہ جو بمبئی کے ایک مشہور پارسی مدبر تھے انتقال کر گئے۔

روما ۱۸ فروری۔ انڈرٹا کی لڑائی میں کامیابی کی وجہ سے اٹلی میں بے حد مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے مسولینی نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام گھروں میں صبح سے لے کر غروب آفتاب تک جھنڈے لہرائے جائیں۔ عدیس آبابا کے سرکاری حلقے اس بات کے معترف ہیں۔ کہ یہ ممکن ہے۔ کہ مکلے کے جنوب میں جو لڑائی ہوئی اس میں حبشیوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن یہ خبر بالکل مضحکہ خیز ہے۔ کہ اطالویوں نے ٹمبین کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۸ فروری۔ بہت سے برطانی بنکوں نے فرانس کے خزانہ کو چار کروڑ پونڈ قرض دیا ہے۔ ۱۹۳۱ء سے لے کر برطانیہ نے یہ سب سے بڑا بین الاقوامی مالی معاملہ سرانجام دیا ہے۔

لنڈن ۱۸ فروری۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ سوویٹ روس کے ساتھ تجارتی معاہدہ کے قیام کے لئے گفت و شنید کرنے میں کسی قسم کا تساہل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ انگلستان اور روس کے درمیان تجارتی تعلقات کی ترقی کا سوال ہمیشہ سے ان کے زیر غور رہا ہے۔

روما ۱۸ فروری۔ مارشل بڈوگلیو کا ایک اور کمیونک مظہر ہے۔ کہ مکالے کے جنوب میں اطالویوں اور حبشیوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں پانچ اور چھ ہزار کے درمیان حبشی ہلاک اور اس سے دوگنی تعداد میں مجروح ہوئے۔ اور بہت سے حبشی اسیر کئے گئے۔ اطالوی نقصانات کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۹۶ گورے اور دیسی سپاہی ہلاک اور ۶۰۰ مجروح ہوئے۔ اور ایک طیارہ تباہ ہو گیا۔

بنارس ۱۸ فروری۔ آج پنڈت مدن موہن مالویہ بنارس میں ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے کہ نعمنعنا درجن کے قریب اشخاص نے انہیں ٹوکا۔ جب وہ تقریر ختم کر کے واپس جا رہے تھے تو ان پر کنکر پھینکے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ لوگ ان سے اس وجہ سے ناراض ہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کے لئے پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۸ فروری۔ اخبار پرتاپ ۲۰ فروری لکھتا ہے۔ کہ نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ تبدیل ہو کر دہلی جا رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ سردار عبدالصمد خان لاہور آ رہے ہیں۔

سکندر آباد ۱۸ فروری۔ چند روز تک ہری جنوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ اچھوتوں کو ہندو مذہب چھوڑ کر عیسائیت کو قبول کرنا چاہیئے یا اسلام کو۔ ڈاکٹر امبیدکار نے اس کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے۔

امرتسر ۱۸ فروری۔ مسٹر محمد علی جناح نے ماسٹر تارا سنگھ کو ان سے گفت و شنید کرنے کے متعلق جو تار دیا اس کے جواب میں ماسٹر تارا سنگھ نے انہیں لکھا ہے۔ کہ وہ شہید گنج کے سلسلہ میں سمجھوتہ کے متعلق ان سے کوئی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کانگڑہ ۱۸ فروری۔ بار سر ضلع کانگڑہ میں ایک لاری کے کھڈ میں گر جانے سے ۱۹ جانیں طعمہ اجل ہو گئیں۔ لاری بالکل تباہ ہو گئی۔ صرف ایک شخص بچ سکا۔

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ مسٹر موہن لال سکسینہ نے اسمبلی میں تمام سیاسی قیدیوں کی جنہیں بغیر سماعت مقدمہ اسیر کیا گیا ہے۔ رہائی کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ ریزولیوشن پر بحث جاری تھی۔ کہ اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ لیجسلیٹو اسمبلی کی نیشنلسٹ پارٹی نے مسٹر لال چند نول رائے کو ایک ہفتہ کی مہلت دی ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ انہوں نے کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کی منسوخی کے متعلق مسٹر بی داس کے بل کی حمایت میں کیوں رائے نہیں دی۔

لاہور ۱۸ فروری۔ ضلع فیروزپور میں ڈاکوؤں کے ایک گروہ اور پولیس کی بھاری جمعیت کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں ایک کنسٹیبل اور دو ڈاکو ہلاک ہوئے۔ طرفین کی طرف سے ایک دوسرے پر گولیاں برسائی گئیں۔

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہزہائی نس سر آغا خاں نے حال ہی میں مسٹر محمد علی جناح سے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے متعلق آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی و پروگرام کے متعلق گفت و شنید کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر آغا خاں نے مسلم لیگ کی استقبالیہ کمیٹی میں شمولیت منظور کر لی ہے۔

روما ۱۸ فروری۔ مارشل بڈوگلیو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ امبالاگی کے مقام پر اطالوی ہوائی جہاز پیہم بمباری کر رہے ہیں۔ مزید لکھا ہے کہ حبشی فوج کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔

میڈرڈ ۱۸ فروری۔ سوشلسٹ، کمیونسٹ اور دوسرے گروہ انتخابات کے سلسلہ میں مظاہرے کر رہے ہیں۔ جس سے کئی صوبوں میں مارشل لاء کے نفاذ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پولیس کے ایک افسر نے مظاہرین کے ایک ہجوم پر گولی چلا دی۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ سارا گوسے میں مارشل لاء کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ فروری۔ برطانیہ میں عنقریب صنعتوں کی جو نمائش ہو گی۔ اس میں ہندوستان کی تیار کی ہوئی چیزیں بھی دکھائی جائیں گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار ڈیلی ہیرلڈ کا نامہ نگار ماسکو لکھتا ہے۔ کہ سوویٹ روس میں آئندہ موسم گرما میں نیا آئین نافذ کیا جائے گا جس کی رو سے مغربی طرز کی پارلیمنٹری حکومت قائم کی جائے گی اور ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ کیا جائے گا۔

پشاور ۱۸ فروری۔ صوبہ سرحد کی کونسل کا اجلاس میزانیہ ۱۰ مارچ سے شروع ہو کر ۲۸ مارچ تک جاری رہے گا۔ اجلاس کے پہلے دن ملک معظم کی تعزیت کی قرارداد منظور کی جائے گی۔ میزانیہ ۱۱ مارچ کو پیش ہو گا۔

لنڈن ۱۸ فروری۔ برطانیہ سے ایک وفد اس غرض سے امریکہ گیا تھا۔ کہ جرمنی کے یہودیوں کو جرمنی سے نکال کر دوسرے ممالک میں آباد کرنے کی کوشش کی۔ وفد کو امید ہے کہ انہیں اس غرض کے لئے امریکہ سے ۲۰ لاکھ پونڈ چندہ جمع ہو جائے گا۔

امرتسر ۱۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت صیغہ میڈیکل حکومت پنجاب نے کپتان شبیر محمد خان صاحب آئی ایم ایس کو لفٹیننٹ کرنل امر چند کی جگہ میڈیکل سکول امرتسر پرنسپل مقرر کر دیا ہے۔ کپتان صاحب عنقریب اپنے عہدہ کا چارج لینے والے ہیں۔

لنڈن ۱۸ فروری۔ بوئنس آئرز کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ پیراگوئے کے باغی کرنیل فرینکو کی زیر قیادت برسر اقتدار ہو گئے ہیں۔ باغی دستوں نے وفادار فوجوں کو مغلوب کر لیا ہے۔ صدر جمہوریہ پیراگوئے ملک سے فرار ہو گیا ہے۔ وزیر خارجہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ برسر اقتدار جماعت کی طرف سے جدید حکومت کی تشکیل کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائے گا۔

امرتسر ۱۸ فروری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۹ پائی۔ نخود ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱۲ آنے

ڈبلن ۱۸ فروری۔ ڈبلن میں سبھاش چندر بوس نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ مکمل آزادی کے اصول کے سوا ہندوستان کے مسئلہ کو حل نہیں کیا جا سکتا۔ نیز کہا۔ کہ ہندوستان میں جدید آئین کے نفاذ کے ساتھ ہی مکمل آزادی کے لئے ایک زبردست ایجی ٹیشن شروع کر دی جائے گی۔

لاہور ۱۸ فروری۔ پروفیسر عنایت اللہ صدر مجلس مرکزی اتحاد ملت کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے تھانہ میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب ان کے خلاف دفعہ ۱۱۷/۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور انہیں نوٹس دیا جائے گا۔ کہ وہ حاضر عدالت ہوں ورنہ ان کی جائداد ضبط کر لی جائے گی۔

راولپنڈی ۱۸ فروری۔ راولپنڈی پوسٹ آفس کے متعلق عوام کو جو شکایات ہیں ان کی تحقیقات کے لئے پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل پنجاب راولپنڈی آ رہے ہیں۔ عوام اس امر کے متوقع ہیں۔ کہ پوسٹ ماسٹر جنرل واقعات کی تحقیقات کر کے شکایات کے ازالہ کی صورت نکالیں گے۔

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ سیٹھ گووند داس کے ایک سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو اطلاع دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو انگلستان آنے کے لئے قونصل دی آنا کی۔